سلسلہ تفسیر قرآن

سلسلہ تفسیر قرآن

پوسٹ نمبر:1

تاریخ:13 ستمبر 2016

تحریر: عبدہ المذنب ابوتُراب سید کامران قادری عفاعنہ الباری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ و علی الک واصحابک یا حبیب اللہ

اللہ تَعَالٰی کی بارگاہ میں گوشت نہیں عمل پہنچتا ہے

پارہ 17 سورۂ حج آیت 37 میں اِرشادِ باری تَعالی ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ (پ17،الحج:37)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کو ہر گز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔

مفسِّرِ شہیر، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیر خزائن العرفان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی قربانی کرنے والے صرف نیت کے اخلاص اور شروطِ تقویٰ کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں۔

شانِ نُزول: زمانۂ جاہلیت کے کُفّار اپنی قربانیوں کے خون سے کعبۂ معظّمہ کی دیواروں کو آلودہ کرتے تھے اور اس کو سببِ تقرُّب جانتے تھے۔اس پر آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔(خزائن العرفان)

قَالَ مُقَاتِلٌ:لَنْ يُرْفَعَ إِلَى اللَّهِ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا،{وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ} وَلَكِنْ تُرفعُ إِلَيْهِ مِنْكُمُ الْأَعْمَالُ الصَّالِحَةُ وَالتَّقْوَى،وَالْإِخْلَاصُ مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ

وَأخرج عبد بن حميد وَابْن الْمُنْذر وَابْن أبي حَاتِم عَن إِبْرَاهِيم {وَلَكِن يَنَالهُ التَّقْوَى مِنكُم} قَالَ: مَا التمس بِهِ وَجه الله تَعَالَى

حضرتِ سَیِّدُنا مُقاتِل رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیہِ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں خون و گوشت نہیں پہنچتے بلکہ اسکی بارگاہ میں تمہارے اعمالِ صالحہ اور تقویٰ پہنچتا ہے۔(تفسیر بغوی،پ17،الحج تحت الآیۃ:37،388/5)

حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ العَلِیم سے مروی ہے کہ جن اعمال کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا طلب کی گئی ہو صرف وہی اُس کی بارگاہ میں پہنچتے ہیں۔(در منثور،پ17،الحج تحت الآیۃ:37،56/6)

سلسلہ تفسیر قرآن

مُفَسِّر شہیر حکیمُ الْاُمَّت مُفتِی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ اگر کسی کو کھانے کا ثواب بخشا جاوے تو اس وقت اصل کھانا نہیں پہنچتا، بلکہ اس کا ثواب جو تقویٰ کا نتیجہ ہے وہ پہنچتا ہے۔ ایصالِ ثواب کا مذاق اڑانے والے اس آیت سے عبرت پکڑیں خیرات کے ثواب کا پہنچنا عقلاً نقلاً ہر طرح ثابت ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی نیک عمل بغیر نیّت قبول نہیں ہوتا۔ (نورالعرفان، پ17، الحج: 37)

اللہ عَزَّوَجَلَّ دِلوں کے حالات کو خوب جاننے والا ہے، لہٰذا ہمیں اپنے دلوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت سے معمور رکھنا چاہیے اور ہر عمل اس کی رِضا کے لئے کرنا چاہیے۔

کائنات کا ایک ذرّہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پوشیدہ نہیں:

پارہ 3 سورہ آلِ عِمران آیت 29 میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے: قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ اللّٰهُؕ (پ3، آلِ عمران: 29)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرمادو کہ اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب معلوم ہے۔

علامہ ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ یہاں اپنے بندوں کو بیان فرمارہا ہے کہ وہ ظاہر و باطن سے آگاہ ہے بلکہ دلوں میں چھپے بھیدوں کو بھی جانتا ہے کوئی چیز اس سے مخفی نہیں اس کا علم اپنے بندوں کے تمام احوال اور اوقات کو محیط ہے زمین و آسمان میں کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں خواہ وہ ریت کا ذرہ ہو بلکہ اس سے بھی کم۔
(تفسیر ابن کثیر، پ3، آلِ عمران تحت الایۃ: 29، 26/2)

امام عبدالرحمٰن بن علی بن محمد جوزی المتوفی 597ھ لکھتے ہیں:

قال المفسرون: ومعنى الآية: لن تُرفع إلى الله لحومُها ولا دماؤها، وإنما يُرفع إليه التقوى وهو ما أُريدَ به وجهُه منكم والإشارة بهذه الآية إلى أنه لا يقبل اللحوم والدِّماء إذا لم تكن صادرة عن تقوى الله، وإنما يتقبل ما يتقونه به، وهذا تنبيه على امتناع قبول الأعمال إذا عريت عن نيَّةٍ صحيحة.

مفسرین نے اس آیت کا یہ معنی بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس قربانی کے جانوروں کا خون اور گوشت نہیں پہنچایا جاتا، اس کے پاس صرف تقویٰ پہنچایا جاتا ہے اور جس عمل سے صرف اللہ کی رضا کا ارادہ کیا جائے اور اس آیت میں یہ اشارہ ہے کہ اگر اللہ کا تقویٰ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کسی جانور کے خون اور گوشت کو قبول نہیں فرماتا اور اس میں یہ تنبیہ ہے کہ جب کسی عمل کی نیت صحیح نہ ہو تو اس عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ (زادالمسیر ج3 ص239)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر آن اپنی رحمت کی نظر میں رکھے، ہر نیک عمل میں اِخلاص عطا فرمائے، رِیاکاری کی مُوذِی بیماری سے ہم سب کی حفاظت فرمائے!
آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سلسلہ تفسیر قرآن

سلسلہ تفسیر قرآن

پوسٹ نمبر:2

تاریخ:14 ستمبر 2016

تحریر: عبدہ المذنب ابوتُراب سید کامران قادری عفاعنہ الباری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت مُفتِی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: آج سے پچاس سال پہلے مسلمانوں کا یہ طریقہ تھا کہ عام مسلمان قرآن کریم کی تلاوت محض ثواب کی غرض سے کرتے تھے اور روزانہ کے ضروری مسائل پاکی پلیدی، روزہ نماز کے احکام میں بہت محنت اور کوشش کرتے تھے۔ عام مسلمان قرآن شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے ڈرتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ یہ دریا ناپیدا کنار ہے۔ اس میں غوطہ وہی لگائے جو اس کا شناور ہو، بے جانے بوجھے دریا میں کودنا جان سے ہاتھ دھونا ہے اور بے علم و فہم کے قرآن شریف کے ترجمہ کو ہاتھ لگانا اپنے ایمان کو برباد کرنا ہے نیز ہر مسلمان کا خیال تھا کہ قرآن شریف کے ترجمہ کا سوال ہم سے نہ قبر میں ہوگا نہ حشر میں۔ ہم سے سوال عبادات، معاملات کا ہوگا اسے کوشش سے حاصل کرو یہ تو عوام کی روش تھی رہے علماء کرام اور فضلائے عظام، ان کا طریقہ یہ تھا کہ قرآن کریم کے ترجمہ کے لئے قریباً اکیس علوم میں محنت کرتے تھے مثلاً صرف، نحو، معانی، بیان، بدیع، ادب، لغت، منطق، فلسفہ، حساب، جیومیٹری، فقہ، تفسیر، حدیث، کلام، جغرافیہ، تواریخ اور تصوف، اصول وغیرہ۔ ان علوم میں اپنی عمر کا کافی حصہ صرف کرتے تھے۔ جب نہایت جانفشانی اور عرق ریزی سے ان علوم میں پوری مہارت حاصل کرلیتے تب قرآن شریف کے ترجمہ کی طرف توجہ کرتے پھر بھی اتنی احتیاط سے کہ آیات متشابہات کو ہاتھ نہ لگاتے تھے کیونکہ اس قسم کی آیتیں رب تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان راز و نیاز ہیں، اغیار کو یار کے معاملہ میں دخل دینا روا نہیں۔ رہیں آیات محکمات ان کے ترجمہ میں کوشش تو کرتے مگر گزشتہ سارے علوم کا لحاظ رکھتے ہوئے مفسرین، محدثین، فقہا کے فرمان پر نظر کرتے ہوئے پھر بھی پوری کوشش کرنے کے باوجود قرآن کریم کے سامنے اپنے کو طفل مکتب جانتے تھے۔

اس طریقہ کار کا فائدہ یہ تھا کہ مسلمان بدمذہبی، لادینی کا شکار نہ ہوتے تھے وہ جانتے بھی نہ تھے کہ قادیانی کس بلا کا نام ہے اور دیوبندی کہاں کا بھوت ہے۔ غیر مقلدیت، نیچریت کس آفت کو کہتے ہیں۔ چکڑالوی کس جانور کا نام ہے۔ علماء کے وعظ خوف خدا عظمت و ہیبت حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، مسائل دینیہ اور علمی معلومات سے بھرے ہوتے تھے وعظ سننے والے وعظ سن کر مسائل ایسے یاد کرتے تھے جیسے آج طالب علم سبق پڑھکر تکرار کرتے ہیں کہ آج مولوی صاحب نے فلاں فلاں مسئلہ بیان فرمایا ہے غرضیکہ عجیب نوری زمانہ تھا اور عجب نورانی لوگ تھے۔

اچانک زمانہ کا رنگ بدلا، ہوا کے رخ میں تبدیلی ہوئی بعض نادان دوستوں اور دوست نما دشمنوں نے عام مسلمانوں میں ترجمہ قرآن کرنے اور سیکھنے کا جذبہ پیدا کیا اور عوام کو سمجھایا کہ قرآن عوام ہی کی ہدایت کے لئے آیا ہے اس کا سمجھنا بہت سہل ہے۔ ہر شخص اپنی عقل و سمجھ سے ترجمہ کرے اور احکام نکالے اس کے لئے کسی علم کی ضرورت نہیں۔ عوام میں یہ خیال یہاں تک پھیلایا کہ لوگوں

نے قرآن کو معمولی کتاب اور قرآن والے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو معمولی بشر سمجھ کر قرآن کے ترجمے بے دھڑک شروع کر دیئے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کاانکار بلکہ اس ذات کریم سے برابری کادعوی شروع کر دیا۔

اب عوام جہلا یہاں تک پہنچ چکے ہیں کہ خواندہ، ناخواندہ، انگریزی تعلیم یافتہ لغت کی تھوڑی باتیں یاد کرکے بڑے دعوے سے قرآن کا ترجمہ کر رہاہے اور جو کچھ اس کی ناقص سمجھ میں آتاہے اسے وحی الٰہی سمجھتاہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں روزانہ نئے نئے فرقے پیدا ہو رہے ہیں جو ایک دوسرے کو کافر، مشرک، مرتد اور خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ (علم القرآن ص 16)

مفتی محمد قاسم قادری عطاری حفظہ اللہ قرآنِ کریم کی اس آیتِ مبارکہ " اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ " کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: " یہاں قرآن کی عظمت کا بیان ہے اور لوگوں کو اس میں غور وفکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ کیا یہ لوگ قرآنِ حکیم میں غور نہیں کرتے اور اس کے عُلوم اور حکمتوں کو نہیں دیکھتے کہ اِس نے اپنی فصاحت سے تمام مخلوق کو اپنے مقابلے سے عاجز کر دیا ہے اور غیبی خبروں سے منافقین کے احوال اور ان کے مکروفریب کو کھول کر رکھ دیا ہے اور اوّلین وآخرین کی خبریں دی ہیں۔ اگر قرآن میں غور کریں تو یقیناً اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام ہے اور اسے لانے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہے۔

قرآن مجید میں غوروفکر کرنا عبادت ہے لیکن!

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن میں غور وفکر کرنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُاللہِ تعالی عَلَیْہِ احیاء العُلوم میں فرماتے ہیں کہ ایک آیت سمجھ کر اور غور وفکر کرکے پڑھنا بغیر غور وفکر کئے پورا قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔

(احیاء العلوم، کتاب التفکر، بیان مجاری الفکر، 170/5)

قرآن کا ذکر کرنا، اسے پڑھنا، دیکھنا، چھونا سب عبادت ہے۔ قرآن میں غوروفکر کی دعوت دی گئی ہے لیکن یہ بات واضح ہے کہ قرآن میں وہی غوروفکر مُعتبر اور صحیح ہے جو صاحبِ قرآن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین اور حضورپُر نور صَلَّی اللّٰہُ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ کے صحبت یافتہ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور ان سے تربیت حاصل کرنے والے تابعین رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کے علوم کی روشنی میں ہو کیونکہ وہ غور وفکر جواُس ذات کے فرامین کے خلاف ہو جن پر قرآن اترا اور اس غور وفکر کے خلاف ہو جو وحی کے نزول کا مُشاہدہ کرنے والے بزرگوں کے غوروفکر کے خلاف ہو، وہ یقیناً معتبر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دورِ جدید کے اُن نت نئے مُحققین سے بچنا ضروری ہے جو چودہ سو سال کے علماء، فُقہاء، محدثین ومفسرین اور ساری امت کے فَہم کو غلط قرار دے کر قولاً یا عملاً یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ قرآن اگر سمجھاہے تو ہم نے ہی سمجھاہے، پچھلی ساری امت جاہل ہی گزر گئی ہے۔ یہ لوگ یقیناً گمراہ ہیں۔

(صراط الجنان فی تفسیر القرآن، جلد 2 ص 259)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُالْحَنّان فرماتے ہیں: حدیث وقرآن کے فقط ترجمے بغیر فقہ کی روشنی کے عوام کے لئے زہر قاتل ہیں۔ (مراۃ المناجیح، جلد اول ص 226)

اگر آپ قرآنِ مجید فرقانِ حمید کا ترجمہ پڑھنا ہی چاہتے ہیں تو ساتھ ساتھ اس کی تفسیر بھی پڑھیں بطورِ خاص ترجمہ سیدی اعلیحضرت علیہ الرحمہ کا کنزالایمان اور مفسّرِ شہیر، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرالافاضل سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کی تفسیر

سلسلہ تفسیر قرآن

خزائن العرفان پڑھیں، مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت مُفتِی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان کی تفسیر نور العرفان پڑھیں یا مفتی قاسم قادری عطاری حفظہ اللہ کی تفسیر "صراط الجنان" کا مطالعہ کریں فقط ترجمہ نہ پڑھیں کیوں کہ بعض اوقات فقط ترجمہ پڑھنا انسان کو گمراہ کر دیتا ہے اور آپ نے سنا بھی کہ عوام کے لئے فقط ترجمہ پڑھنا زہر قاتل ہے۔ بدمذھبوں کے تراجم و تفاسیر ہرگز ہرگز نہ پڑھیں انھیں پڑھنا حرام ہے اور ایمان کی بربادی کا قوی اندیشہ ہے۔

یاد رہے اگر آپ تفسیرِ قرآن کورس کرنا چاہیں تو آپ ہم سے کر سکتے ہیں ہم سکائپ کے ذریعے تفسیر کورس کرواتے ہیں۔ شکریہ

طالب دعا: احقر العباد سید کامران قادری عفاعنہ الباری

وٹس اپ نمبر: 00923155322470

اس سلسلے کے حوالے سے اگر آپ ہمیں کوئی مفید مشورہ دینا چاہیں یا اپنے دوستوں، رشتہ داروں کو اس سلسلے میں شامل کرنا چاہیں تو اس نمبر پر وٹس اپ میسج کریں۔ شکریہ

00923155322470